جزء في بيان
الفرقة الناجية من النار
وبيان فضيلة أهل الحديث على سائر المذاهب ومناقبهم

لأبي حامد أحمد بن محمد بن إبراهيم المقرئ
المتوفى سنة ٣٦٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد المجيد جمعة الجزائري

مترجم
فضيلة الشيخ ابو حفص السلفی عفا الله عنه

اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی، پاکستان

فہرست

عرض مترجم.. 1
مقدمۃ المحقق.. 4
ترجمۃ المؤلف.. 9
مؤلف سے کتاب کی نسبت کا ثبوت.. 10
النص المحقق.. 12
مخطوط.. 25

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

عرض مترجم

الحمد لله ذي العزة والکبریاء وصلى الله وسلم على محمد ﷺ خاتم الأنبیاء ومن تبعه بإحسان إلى یوم الدین من الأزکیاء:

وبعد:

قدماء کے یہ رسائل متعدد امور پر دال ہیں:

1) یہ طریقِ سلف کی طرف دعوت دینے والے داعی کے ہاں دلیل و حجت کا کام دیتے ہیں، کہ جہاں کہیں اسے مدعوین پر اہل الحدیث کا فضل، ان کے مناقب وغیرہ بیان کرنا ہوں وہاں وہ﴿ بکتاب من قبل هذا أو أثارة من علم ﴾(الأحقاف:) کے مصداق ان پر یہ رسائل پیش کردیں۔

2) یہ رسائل اس بات کا بھی بین ثبوت ہیں کہ قدماء کے ہاں اہل الحدیث کی مدح وستائش اور ان کے دفاع کا کس قدر اہتمام پایا جاتا تھا اور وہ مختلف ادوار میں اہل الحدیث کی مدح ودفاع کا فریضہ تسلسل کے ساتھ ادا کرتے رہے۔

3) بعض الناس اہل الحدیث کی قدامت پر ہمیشہ معترض رہے ہیں خصوصاً اہل ہند و پاک، ان کا اتہام ہے کہ اہل الحدیث محدَث ہیں، قدیم نہیں۔ مگر جب علمائے اہل حدیث نے اہل حدیث کے فضل و شرف پر مبنی رسائل کا ترجمہ کیا اور عامۃ الناس کو آگاہ کیا کہ صحابہ نے اپنے شاگردوں کو اہل الحدیث کہا، جیسے سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا: ((إنکم خلوفنا وأهل الحدیث بعدنا)) تمہی ہمارے بعد اہل حدیث ہو۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ((أنا أول أصحاب الحدیث)) میں پہلا صاحبِ حدیث ہوں، تو یار لوگوں کو یہ بات نہ بھائی اور وہ لوگوں کو نیا پینترا بدل کر گمراہ کرنے لگے کہ یہ وہ اہل الحدیث نہیں، بلکہ ان سے مراد محدثین ہیں۔

4) مگر علمائے اہل الحدیث نے جب مزید قدیم رسائل کا ترجمہ کیا تو بعض الناس کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات لوگوں کے ذہنوں سے رفع ہونے لگے، ایک تو ان رسائل سے اہل الحدیث کی قدامت ثابت ہو گئی دوسرے فقہی مذاہب سے منفرد ان کا وجود ہونا ۔ تیسرے حدیث صحیح کے باعث فقہی مذاہب سے بعض مسائل کے ساتھ ممتاز ہوتا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

چوتھے عامۃ الناس اور علماء دونوں کا اہل الحدیث میں شمار ہونا

پانچویں اہل الحدیث کا اول وآخر آراء الرجال کے برعکس حدیثِ صحیح کو اپنا مرجع ماننا وغیرہ جیسے شکوک رفع ہو گئے۔

مسائل ایمان میں حافظ ابو زرعہ الدمشقی کی تصریحات، امام حاکم الکبیر کا وہ رسالہ جو شیخ زبیر رحمہ اللہ نے مقالات میں مترجم نقل کیا ہے، اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا رسالہ مذہب أہل المدینہ اس سے معلوم ہو گا کہ رفع الیدین، آمین بالجہر، موزوں اور جرابوں پر مسح وغیرہ جیسے مسائل اوائل میں دُور سے ہی صحیح کی بنا پر اہل الحدیث کا طرّۂ امتیاز رہے ہیں، اسی طرح اہل الحدیث کے مناقب و فضائل اور ان کے دفاع میں امام الصابونی کا رسالہ عقیدۃ السلف و أصحاب الحدیث، خطیب بغدادی کا رسالہ، شرف أصحاب الحدیث اور موجودہ جو آپ کے ہاتھ میں امام ابو حامد المقریٔ کا رسالہ الفرقہ الناجیہ قابل ذکر ہیں، یہ اس بات کی تصریح ہے کہ کوئی بھی محدث مقلد نہ تھا، اس کے لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاویٰ حدیث مجموع الفتاویٰ میں، اور اہل الحدیث کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ابن تیمیہ نے تصریح کر دی کہ اہل حدیث کا عقیدہ و منہج پر گامزن عامی بھی اہل الحدیث شمار ہو گا نہ کہ صرف محدث ہی اہل الحدیث سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اہل الحدیث کے مواقف کے دفاع میں ائمہ نے کتب لکھی ہیں جیسے ابن قتیبہ رحمہ اللہ کی تاویل مختلف الحدیث فی الرد علی أعداء أہل الحدیث وغیرہ۔

اس سب کے باوجود بعض الناس مصر ہیں کہ ہم نہیں مانتے، ہم جھگڑے کو روا نہیں سمجھتے اور یہی کہتے ہیں جو امام دارالہجرہ مالک بن انس رحمہ اللہ نے کہا تھا، **اوکلما جاء رجل أجدل ترکنا حدیث رسول اللہ ﷺ** ،، کیا جب بھی کوئی انتہائی جھگڑالو آدمی آئے یا ہم اس کے جھگڑے کے باعث حدیث رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیں۔،، لیکن ہمارا کام ہے کہ صرف صحیح احادیث سناتے جائیں۔

امام مالک سے سوال ہوا:

((الرجل یکون صاحب سنۃ أیجادل بہ . قال : لا بل یخبر بالسنۃ ثم یسکت))

آدمی صاحبِ سنت ہوتا ہے، کیا اُسے لے کر جھگڑے، فرمایا: نہیں، بس حدیث سُنا پھر خاموش ہو جائے۔

اس کے بعد ہم بعض الناس سے اتنا ہی کہیں گے:

؎ تم کسی کی آہ نہ فغاں سنتے ہے اپنے ہی مطلب کی سنتے ہو جہاں سنتے ہو۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

میں سمجھتا ہوں، مذکورہ بالا تمام رسائل کو توضیح و تنقیح و تحقیق کے ساتھ ایک مجلد میں طبع کرنا چاہیے، تاکہ داعی کے ہاتھ میں دلائل یکجا ہو جائیں اور متحري المنہجین کے بارے میں قاری کے ذہن میں ڈالے گئے شکوک و شبہات رفع ہو جائیں۔

اہل الحدیث کے متعلق ناصر السنۃ المحمدیہ و قامع الجہمیہ والمرجئۃ أحمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ نے کیا ہی خوب کہا ہے:

دين النبي محمد آثار نعم المطية للفتى أخبار

لا تخدعن عن الحديث وأهله فالرأي ليل والحديث نهار

ولربما جهل الفتى طرق الهدى فالشمس طالعة لها أنوار

آخر میں اپنی علمی کم مائیگی کا برملا اعتراف کرتے ہوئے ترجمہ میں موجود کسی سقم و غلطی کا اول و آخر اور حیات و ممات میں تسلیم کرنے والا ہوں، اور اس کی طرف تنبیہ کرنے والے کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ اس کے علم و عمل میں برکت دے، میری گزارش ہے کہ ایسی کسی بھی غلطی کو اس حدیث کے مصداق میری بشری تقصیر تصور کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ))

والحمد لله ملأ الكون أجمعه — ما كان منه وما من بعده يأتي

ثم الصلاة على المختار من مضر — خير البرية من ماض ومن آت

مترجم

أبو حفص السلفی غفر اللہ لہ

۲ شوال ۱۴۳۷ھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

مقدمۃ المحقق

''تعریف ہے اللہ کے لیے جس نے ہر زمانے میں توقفِ رسالت کے دور میں اہل علم کو رسالت کا وارث بنایا کہ (رسالت کا فریضہ نبھاتے ہوئے) وہ گمراہوں کو ہدایت کی طرف بلاتے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر صبر کرتے۔ وہ اللہ کی کتاب کے ذریعے مردہ لوگوں کو زندگی بخشتے، اور راہِ ہدایت کے اندھوں کو اللہ کے نور سے بینا کرتے۔ کتنے ہی ابلیس کے ہاتھوں قتل ہوؤں کو انہوں نے زندہ کر دیا، سرگرداں گمراہوں کو انہوں نے راہِ حق پر چلایا، لوگوں پر ان کی حسنِ تاثیر کے کیا کہنے، مگر لوگوں کی بدسلوکی ان کی بابت کتنی قبیح ہے۔''

یہ اس مشہور خطبہ کے الفاظ ہیں جو امامِ اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''**الرد علی الجهمية**'' میں کہے، امام احمد نے افادیت و توضیح کو کس خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے، کہ کوئی بھی زمانہ کسی ایسے عالم سے خالی نہیں ہوتا، جس کے ذریعے لوگوں پر حجت قائم ہوتی ہے، اس سے امام احمد رحمہ اللہ کی مراد اہل حدیث ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت رکھتے ہیں، اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اقتداء کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ہی کامل بھروسہ رکھتے ہیں، انہی لوگوں کے ذریعے ہی اللہ عزوجل نے دین کے بندھنوں کی حفاظت کی ہے، جو اس دین سے سرکشوں کی تحریف کو مٹاتے ہیں، باطل پرستوں کی چیرہ دستیوں کا قلع قمع کرتے ہیں، جاہلوں کی تاویلوں کا رد کرتے ہیں، اور اہل بدعت کو خاک آلود کرتے ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث میں موجود طائفہ سے متعلق سوال کیا گیا

((**لا يزال ناس من أمتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة**))

''میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ نصرتِ الٰہی کے ہمرکاب رہیں گے، ان کو رسوا کرنے والا تاقیامت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔''

امام احمد رحمہ اللہ گویا ہوئے: ''اگر اس طائفہ منصورہ سے مراد اہل حدیث نہیں، پھر میں نہیں جانتا کہ (ان کے علاوہ) کون ہیں؟''

اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی کتاب ''معرفۃ علوم الحدیث'' صفحہ (۲) پر مذکور کر کے تعلیقاً کہا:

''اسی طائفہ کے بارے میں کہا گیا ہے جس نے قول و عمل میں سنت کو اپنے اوپر حاکم بنایا، وہ نطقِ حق کی توفیق پائے گا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تفسیر میں کیا خوب کہا کہ جس سے تاقیامت رسوائی رفع کر دی گئی ہے، وہ اصحاب الحدیث ہی ہیں، اس قوم سے زیادہ کون

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اس تاویل کا حق دار ہو گا، جو صالحین کے راستے پر چلی، اوائلِ سلف کی پیروہوئی، اور اس نے سنتِ رسول اللہ ﷺ کے ہتھیار سے باطل کو نابود کر دیا"۔ انتہیٰ

وہی بجا طور پر طائفۂ منصورہ ہیں، ان کے مناقب و فضائل مشہور ہیں، اور ان کے آثار جا بجا پھیلے ہیں، ہر فرقہ آج طائفہ منصورہ ہونے کا دعویدار ہے، مگر یہ ان کا نصیب کہاں۔۔۔؟ بقول شاعر

وكُلٌّ يدعي وصلاً بليلى ... وليلى لا تقرُّ لهم بِذَاكَا

لیلیٰ کے وصال کا ہر کسی کو دعویٰ ہے خود لیلیٰ نے بھی کیا اسے تسلیم کیا ہے۔۔۔؟

پھر وہ کیونکر اس کے حق دار ہو سکتے ہیں، حالانکہ انہوں نے فتنوں کے جھنڈے گاڑھ رکھے ہیں، آزمائش کی رسی کو طویل کر دیا، کتاب و سنت کی مخالفت پر کمر کس لی، امت کے ائمہ کو بُرے القاب سے یاد کیا اور ان کی ذات میں اپنی زبانوں سے تیر و تلوار سے بھی گہرے گھاؤ لگائے۔

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اہل بدعت کی علامت اہلِ حدیث کی بابت طعن کرنا ہے، زندیقوں کی علامت اہل السنہ کو "حشوية" کے نام سے موسوم کرنا ہے، اور اس سے ان کی مراد احادیث کا ابطال ہے، جہمیہ کی علامت اہل السنہ کو "مشبہۃ" کہنا ہے، اور قدریہ فرقے کی علامت اہل اثر کو "مُجبرة" کے نام سے یاد کرنا ہے، مرجئہ کی علامت اہل السنہ کو مخالفہ اور نقصانیہ کے القاب سے موسوم کرنا ہے اور رافضیوں کی علامت اہل السنہ کو ناصبی پکارنا ہے، جبکہ اہل السنہ کے ساتھ صرف ایک نام جُڑتا ہے، اور ان تمام القابات کا ان میں جمع ہونا مُستحیل ہے"۔ انتہیٰ (اسے ابن الطبری نے صریح السنۃ (۱۷۹ا) میں الہروی نے ذم الکلام وأهلہ (۱۲۶۶) میں اور اللالکائی نے أصول الاعتقاد (۱۷۹ا) میں مذکور کیا ہے)۔

ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کے قول پر امام الصابونی رحمہ اللہ "عقیدۃ السلف وأصحاب الحدیث" (ص: ۱۱۰) پر تعلیقاً کہتے ہیں:

"میں کہتا ہوں یہ سارے نام محض عصبیت کا شاخسانہ ہیں، اور اہل سنت کے ساتھ کوئی نام اگر جُڑتا ہے تو وہ ایک ہی ہے، "اہل حدیث"۔ میں نے خود بدعتیوں کو ان ناموں کی بابت دیکھا ہے، جو انہوں نے اہل السنہ پر جڑ دیئے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے یہ نام اِن پر صادق ہی نہیں آتے۔ مگر انہوں نے اہل السنہ کے ساتھ ملعون مشرکوں جیسا معاملہ کیا، جیسے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کرتے تھے، مشرکین بھی آپ ﷺ کے بارے مختلف اقوال کہتے تھے، بعض آپ ﷺ کو جادوگر کہتے، بعض کاہن، کچھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

آپ کو شاعر کہتے اور دیگر دیوانہ قرار دیتے، بعض مفتون کہتے، تو بعض آپ ﷺ کو افتراء پرداز جھوٹا کہتے (**معاذ اللہ من ذلک**) حالانکہ نبی ﷺ ان تمام اتہامات سے طاہر اور مبرا تھے، اور صرف رسول ﷺ چنیدہ نبی تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴾

"دیکھو تو یہ آپ ﷺ کی بابت کیسی مثالیں گھڑتے ہیں، کہ خود ہی گمراہ ہوئے اور کسی طور راہ پر آنے کے نہیں۔" (الاسراء: ۴۸)

انتهیٰ

حق بات تو یہ ہے کہ ان تمام مواصفات اور القابات کے صحیح حق دار یہی فرقے ہیں، جیسے عربی محاورہ میں کہا جاتا ہے: "**بنت الصفا تقول عن سماع**" بازگشت ہر آواز کا جواب دیتی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ (۴/۸۷) پر کہتے ہیں: "یہ واضح ہو گیا کہ جن لوگوں اور ان کے پیشواؤں کو یہ لوگ حشویہ کہتے ہیں، وہ خود ہی ہر مذموم وصف کے حقدار ہیں، جب کہ متّہم گروہ کے ائمہ ہر علمِ نافع اور تحقیق و کشفِ حقائق جیسے اوصاف کے حقدار ہیں، اور ان کا اختصاص و اہتمام ایسے علوم کے ساتھ ہے جس کی بھنک بھی اللہ اور رسول ﷺ کے جھٹلانے والے ان منکر جاہلوں کو نہیں پڑی۔ "اہل الحدیث" پر حشویہ کا یہ اتہام اس لیے جڑا جاتا ہے کہ وہ بلا تفریق تمام احادیث کو روایت کرتے ہیں، حالانکہ ان کے مخالفین لوگوں میں سب سے زیادہ خود حشوی آراء اور ایسا غیر صحیح کلام کہنے والے ہیں جس کا باطل ہونا معلوم ہے، اور ایسا اس لیے بھی ہے کہ ان کی صفوں میں عامی لوگ ہیں، جو مخلوق کے جاہل و منکر ترین شمار ہوں جبکہ ان فرقوں کے عوام میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مساجد کو نماز و ذکر و دعاء سے آباد کرنے والے، بیت اللہ کا حج کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، صدق و امانت اور زمانے بھر کی بھلائی سے موصوف ہیں۔ یہ بات واضح ہو گئی کہ الزام پرداز خود مذمت کے حقدار اور ملزَمین ان الزامات سے بری ہیں۔ اور لوگوں پر یہ واجب ہے کہ ان کی طرف رجوع کریں، کیوں کہ اللہ نے ان کو ایسی نبوی میراث کے ساتھ خاص کیا ہے جو صرف انہی کا طرۂ امتیاز ہے۔" انتہیٰ

کیا ہی سچ کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جب ان پر رافضیت کی تہمت لگی:

یا راکباً قِفْ بالمحصَّبِ مِنْ مِنى ... واهتِفْ بِقَاعِدِ خَيفِهَا والنَّاهِضِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

إن كان رفضاً حبُّ آل محمَّدٍ ... فليَشْهَدِ الثّقلانِ أنّي رافِضِي

''اے سوار! منیٰ کی وادی محصّب میں وقوف کر، اور وادیٔ خیف کے ہر کھڑے اور بیٹھے کو سُنادے، اگر آل محمد ﷺ کی محبت رافضیت ہے تو بھلے دونوں جہان گواہی دیں کی میں رافضی ہوں''۔

اللہ تعالیٰ راضی ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے جب انہوں نے یہ کہا:

إنكاننصباحبصحبمحمد ... فليشهدالثقلانأنيناصبي
وإن كان رفضا ولاء الجميع ... فلا برح الرفض من جانبي

''اگر محمد ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے محبت ناصبیت ہے تو دونوں جہان گواہی دیں کہ میں ناصبی ہوں، اور اگر صحابہ سے ولاء رکھنا رافضیت ہے، پھر رافضیت میرے دل سے نہ نکلے گی''۔

اللہ کی قسم یہ پہلوں کے طریقے ہیں، آج اہل الحدیث کے بارے میں طعن و تشنیع کے نشتر چلانے، ان کی طرف اشارے کرنے، جھوٹے ناموں کے ساتھ منسوب کرنے، بُرے القاب کے ساتھ یاد کرنے، ان پر الزام دہرنے اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنے میں جدید باطل پرستوں کا دور آچکا۔ آج وہ انہیں شدت پسند، اور اہل تجریح وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے اسلام دشمن آج اہل اسلام کو بدنام کرنے کے لیے انہیں انتہاء پسند، بنیاد پرست، متشدد اور رجعیت پسند جیسے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

الصابونی رحمہ اللہ ''عقیدۃ السلف'' (ص: ۱۱۱) پر کہتے ہیں: ''اصحاب الحدیث ان عیوب کے خلاف ڈھال ہیں، اتہامات سے بری اور پاکیزہ ہیں، وہ تو صرف روشن اہل سنت ہیں، قابل تعریف سیرت، سیدھے راستے اور قوی دلائل و براہین کا مرقع ہیں، اللہ جل جلالہ انہیں کتاب و وحی کی پیروی کی توفیق سے بہرہ وہ رکھے، اپنے مقرب اولیاء کی راہ پر چلائے، اور احادیث میں وارد امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بابت اپنے رسول ﷺ کی اقتداء کی توفیق دے۔ اللہ انہیں آپ ﷺ کی سیرت پر متمسک رکھے، لزومِ سنت کے ساتھ راہِ ہدایت پر گامزن کرے، اور اپنے مقرب و مکرم اولیاء کی راہ پر چلائے، اپنی شریعت، علمائے امت اور اپنی محب پر ان کے دل جمادے اور جو کوئی کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ روزِ محشر بحکم رسول ﷺ اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا، حدیث میں ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

((المرء مع من أحب))

’’آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔‘‘

اِسی گنجِ گراں مایہ کی سیاق میں یہ نفیس موتی اور محبت بھرا رسالہ پیش کیا جاتا ہے، جو اہل حدیث کی قدر و منزلت کے بیان پر مشتمل ہے، اور اپنے اندر یہ توضیح سموئے ہوئے ہے، کہ اہل حدیث ہی فرقۂ ناجیہ اور طائفہ منصورہ ہیں، اور تمام گمراہ فرقوں سے بالاَولیٰ اَہل حدیث کہلوائے جانے کے مستحق ہیں، چاہے یہ بدعتی خود کو ان ناموں کا حقدار نہ سمجھیں، ہر فرقہ کا نام اسی کی آراء وافعال یا اس کے امام کی نسبت سے مشتق ہے، ماسوا اَہل حدیث کے، کہ ان کا نام حدیث نبوی ﷺ سے مشتق ہے، پس وہ حدیث کے اَہل اور اس کی پیروی کرنے والے ہیں۔

أهل الحديث هم آل النبي وإن لم يصحبوا نفسه أنفاسه صحبوا

اہل حدیث ہی اہل نبی ﷺ ہیں، اگرچہ آپ ﷺ کی صحبت نہ پاسکے، روحوں کا ملاپ تو محقق ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے مذہبِ اہل حدیث کی حقانیت اور ان کی فضیلت پر معقول و منقول دلائل پیش کیے ہیں اور ذکر کیا ہے کہ امت اہل بدعت کی فرومائیگی اور ضلالت پر متفق ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

ترجمۃ المؤلف

اس رسالہ کے مصنف ابو حامد احمد بن محمد بن ابراہیم نیشاپوری، الواعظ، المقرئ رحمہ اللہ (متوفی: ۳۶۴ھ) ہیں۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تاریخ الاسلام ۸، ۲۲۴) پر رقمطراز ہیں:

فاضل و عالم آدمی تھے، حاکم رحمہ اللہ نے ان کا ذکر یہ کہہ کر کیا: ''وہ تمام علوم کو ان کا حق دینے والے تھے، بہت زیادہ حدیث لکھی مگر تورُّعاً تحدیث سے احتراز برتا، تیس سال اپنی مسجد کی ملازمت اختیار کی، اور ان کے شمائل سلف صالحین کے مشابہ تھے، آپ نے عبداللہ بن شیرویہ، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ، ابن خزیمہ، اور سرّاج جیسے ائمہ سے سماع کیا''۔

ان کی تصانیف موصوف کی کمال مہارت کا ثبوت ہیں، آپ شوال میں ۷۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے، اور کبھی سلسلۂ روایت کو جاری نہ کیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

مؤلف سے کتاب کی نسبت کا ثبوت

اس رسالہ کی نسبت مصنف کی طرف کئی شواہد کی بناپر قطعادرست ہے، ان میں اہم یہ ہیں:

1. الشیخ العلامہ المُسند ابوالیُمن زید بن حسن بن زید بن الحسن الکندي (التوفّی: ۶۱۳ھ) نے اسے مصنف سے متصل سند کے ساتھ روایت کیاہے، جبکہ کندی مذکور کا ترجمہ ذہبی رحمہ اللہ نے [السیر (۲۲، ۳۴)] میں کیاہے، انہوں نے کہا: "الشیخ العلامة المُفتي، شیخ الحنفیة وشیخ العربیة وشیخ القراءات ومُسند الشام تاج الدین ابوالیُمن زید بن حسن بنزید بن الحسن بن سعید بن عصمة بن حمیر الکندي البغدادي المقرئ النحوي اللغوي الحنفي، صغر سنی میں ہی حفظ قرآن کیا، ابھی دس سال کے تھے کہ قرآن کی مشہور دس روایات کو پڑھا، ان سے پہلے یہ فضیلت کسی کو حاصل نہ ہوئی تھی، پھر اتنی عمر پائی حتیٰ کہ قراءات اور حدیث میں علوِّسند شمار کیے جانے لگے"۔
2. اس رسالہ کا سماع ان سے ثابت ہے، اور اس کی توثیق انہوں نے بقلم خود کی ہے، لہذا دستیاب مخطوطہ کے آخر میں مرقوم ہے: "صدق وبرّ وکتب أبو الیُمن الکندي بخطه"
3. اس رسالہ کا سماع وروایت موصوف سے اکابر اہل علم سے ثابت ہے، اس تمام جزء کا سماع تاج الدین ابوالیُمن الکندی سے الحافظ عزالدین بن الحافظ عبدالغنی المقدسی رحمہا اللہ نے قراءۃ کیاہے، اسی طرح ابوبکر محمد بن علی ابن المظفر القاسم النشبی نے ذی القعدہ ۶۰۰ھ ایک جماعت کے ساتھ سماع کیا، جن میں عبدالعزیز بن عبدالملک بن تمیم الشیبانی بھی تھے۔ اور انہی سے یہ نقل کیا گیاہے۔
4. انہی سماعات میں سے ایک یہ ہے: "میں نے اس تمام جزء کو الامام، العالم، العلامہ، بقیة السلف رُحلة الوقت، فخر الدین ابی الحسن علی بن أحمد بن عبدالواحد المقدسی رحمہم اللہ پر پڑھا، جب کہ وہ سن رہے تھے، جسے وہ اپنی سند سے الکندی سے روایت کرتے ہیں، میرے ساتھ سماع کرنے والوں میں جمال الدین عبداللہ بن علی بن أحمد البشریسی، ان کا بیٹا محمد، صلاح الدین محمد بن أحمد بن بدر بن تبع البعلبکی اور ان کا بیٹا محمد، فاطمہ بنت شمس الدین محمد بن المسمع اور اس کی دو بہنیں، (ستّ العرب فی الرابعة، وست الفقهاء فی اول الثالث)، ان کی ماں خدیجہ بنت الفراء ابراہیم بن عبداللہ بن ابی عمر وشامل تھے، اس سماع کی تصحیح وثبوت، ہفتہ ۲۹ شوال، ۶۸۹ھ کو دمشق کے عقبی علاقے قاسیوں پہاڑ کے دامن میں واقع "منزل المُسمع" میں ہوئی، اللہ کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

حمد و ثنا کہتے ہوئے یہ کتابت علی بن ابراہیم بن داود بن العطار الشافعی عفا اللہ عنہ نے کی جب کہ اس جزء میں فرقۂ ناجیہ کا بیان اور ابو احمد عبید اللہ بن محمد بن احمد البغدادی کی حدیث ہے" درست قرار دیا اور اس کی تصدیق کی۔

اسی قبیل کی دیگر سماعات ہیں، جو اس جزء کے مؤلف کی طرف صحتِ نسبت پر کافی شاہد ہیں، میں نے اپنی اس تحقیق میں ایک نادر و نفیس نسخہ پر اعتماد کیا ہے۔

جس کا مصدر المکتبۃ الظاہریۃ ہے اور وہاں اس کا نمبر شمار (۴۵۶۰) ہے اور یہ شیلف نمبر ۱۳ کی (۱۔۱۱) تختی میں ہے جس کے ضمن میں دو رسالے موجود ہیں، تحت السطور رسالہ پہلا ہے، اور دوسرا ابو احمد عبید اللہ بن محمد البغدادی کی حدیث ہے جس کی نقل عبد الرحمٰن بن عبد الخالق بن محمد بن ہبۃ اللہ بن ابی ہشام القرشی الشافعی کے ہاتھ کی تیار کردہ۔

اس مخطوطہ کے بعض اوراق اطراف سے کھائے گئے ہیں لہذا ان جگہوں کا میں نے (۔۔۔) مسلسل نقاط کے ذریعے اشارہ کر دیا ہے۔

میں نے اپنی کم مائیگی کے بقدر اس کی تنسیخ و تعلیق کی ہے اور اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کو فلاح یافتہ اہل الحدیث میں شمار کرے اور بغیر تغیر و تبدل کے ہمارا حشر روز قیامت انہی کے ساتھ کر دے، کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔ آمین، آمین، والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

تحریر کنندہ

عبد المجید جمعۃ

بدھ، ۱۹ شعبان ۱۴۳۵ھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم تسلیماً

ہمیں خبر دی امام علامہ ابوالیُمن زید بن الحسن بن زید بن الحسن الکندی رحمہ اللہ نے ۶۰۱ھ کے ماہ وسال میں، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی شیخان ابو عبداللہ الحسین اور ابو محمد عبداللہ نے (جو علی بن احمد کے فرزند ہیں) ان دونوں نے کہا: ہم سے شیخ ابو منصور محمد بن محمد بن عبد العزیز العکبری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابو سہل محمود بن عمر بن جعفر نے قراءۃ خبر دی، عکبر کے علاقے میں، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی، ابو علی الحسن بن محمد بن الحسن السرخسی نے، وہ کہتے ہیں: ابو حامد احمد بن محمد بن ابراہیم المقرئ سے نبی ﷺ کے اس فرمان کے متعلق سوال ہوا ((ستفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة))[1] ''عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان فرقوں میں ایک فرقہ نجات پانے والا ہے''، لہذا اس کے بعد واضح ہوا کہ نبی کریم ﷺ اہل حدیث سے تھے۔۔۔[2]

انہوں نے کہا: فرقہ ناجیہ وہ ہے جو اصحاب النبی ﷺ کے نام سے موسوم ہے۔۔۔[3] دلیل اس امر کی یہ ہے کہ ہر فرقہ اس بابت مدعی ہے کہ وہی ناجیہ ہے، پھر جو فرقہ اس سے بھی علیحدہ ہو وہ بھی اپنی نسبت ایسا ہی دعویٰ کرتا ہے۔۔۔[4]

حق کی دلیل بھی [ہی] باقی وثابت رہنے والی ہے اور باطل کی دلیل مٹ جانے اور ناپید ہو جانے والی ہے کیوں کہ یہ بات روا نہیں کہ باطل کی دلیل ثابت و قائم رہے، اس لیے کہ اگر باطل کی دلیل حق کی دلیل کی طرح ہی ثابت رہے تو حق و باطل میں اشتباہ پیدا ہو جائے گا اور مفسرینِ حق حیران رہ جائیں گے، اللہ کی پناہ کہ ایسا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

[1]۔ اسے ابوداود نے رقم (۴۵۹۶) پر اور ترمذی نے رقم (2640) ابن ماجہ (3991) پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حدیث کا اول حصہ یوں ہے: ((افترقت اليهود على احدىٰ أو اثنين و سبعين فرقة وتفرقت النصارى على إحدى أو اثنين فرقة...الخ)) امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے، اور الشیخ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کے ساتھ صحیح کہا ہے (الصحیحۃ: 203)

[2]۔ آگے عبارت ساقط ہے۔

[3]۔ آگے کچھ عبارت ساقط ہے۔

[4]۔ آگے عبارت ساقط ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾

اور فرما دیجیے ! کہ حق آگیا، اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کا مٹ جانا ہی اس کا مقدر ہے۔(الاسراء:۸۱)

اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ﴾

بلکہ ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں، اور اس کے دماغ تک کو تباہ کر دیتے ہیں۔(الانبیاء:۱۸)

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ﴾

جھاگ تو ناکارہ ہو کر بہہ نکلتا ہے، اور نفع مند چیز زمین پر ثبات پکڑتی ہے(الرعد:۱۷)

یہ فرمان اس قول کے بعد صادر ہوا:

﴿كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ﴾

اسی طرح اللہ حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے۔(الرعد:۱۷)

ہماری ذکر کردہ آیات کے باوصف دلیلِ حق کا ثابت رہنا واجب ٹھہرا تو پھر یہ واجب ہوا کہ ہم دلیلِ ثابت و قائم کو طلب کریں، جو فرقۂ ناجیہ ہونے پر دلالت کرتی ہو، لہذا جب ہم نے دلیل حق کو طلب کیا تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا شاہد و مؤید پایا، اسی طرح ہم نے دیکھا کہ تمام فرق دلیلِ حق کا صراحت سے ذکر کرتے ہیں اور آثارِ سلف اس کو درست قرار دیتے ہیں اور سلیم الفطرت طبیعتیں اس کی طرف لپکتی ہیں۔

جہاں تک دلیلِ حق پر کتاب اللہ اور اس کی دلالت کا تعلق ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ﴾

پس تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آجائے تو جو اس کی پیروی کرے گا وہ گمراہ و شقی نہ ہو گا۔(طٰہٰ:۱۲۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اس کی تفسیر میں کہا گیا ہے: ''جس نے قرآن کی اقتداء کی وہ دنیا میں گمراہی سے اور آخرت میں شقاوت سے امن پا گیا''[5]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور باہم تفرقہ بازی مت کرو۔(آل عمران:۱۰۳)

اور اللہ کی رسی قرآن ہے۔[6]

اور اللہ کا یہ فرمان:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾

اور بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے اسی کی پیروی کرو اور دیگر راستوں پر مت چلو، کہ راہ سے ہٹ جاؤ گے۔(الانعام:۱۵۳)

یہاں دین اور صراطِ مستقیم سے مراد قرآن ہے، لہٰذا اس سے تمسک کرنے والے نجات پانے والے ہیں اور اس کو چھوڑنے والے اور اس پر دیگر راستوں پر چلنے والے ہلاک ہونے والے ہیں۔ رہی سنتِ رسول ﷺ کی شہادت، تو آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا كتاب الله عز وجل وسنتي))

میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جب تک اسے تھامے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے، وہ ہے اللہ کی کتاب، اور میری سنت۔[7]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أجر سبعين منكم))

جس نے فسادِ امت کے زمانے میں میری حدیث کو تھامے رکھا، اسے تمہارے ست (۷۰) افراد جتنا اجر ملے گا۔[8]

---

[5]۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، اور اس کے لفظ ہیں: ''تضمن الله لمن قرأ القرآن واتبع ما فيه أن لا يضل في الدنيا ولا يشقىٰ في الآخر'' (تفسير الطبري:191/6)

[6]۔ یہ مرفوعاً ثابت ہے، مسلم نے رقم (۴۲۔۸) پر زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس کے الفاظ ہیں ((كتاب الله هو حبل الله)) ''کتاب اللہ ہی اللہ کی رسی ہے''

[7]۔ اسے مالک رحمہ اللہ نے مؤطا (2618) پر بلاغاً روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کے شواہد بھی ہیں، جو تقویت کا باعث ہیں، جیسا کہ (الصحيحة: 1761)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((ليذادن رجال يوم القيامة، عن حوضي كما تذاد غرائب الإبل))

ضرور ہٹائے جائیں گے کچھ لوگ روزِ محشر میرے حوض سے، جیسے اجنبی اونٹوں کو ریوڑ سے الگ کیا جاتا ہے۔۔۔الخ پھر آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا: ((فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك، فأقول: سحقا))

کہا جائے گا: آپ ﷺ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا بدعتیں ایجاد کیں، تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ۔[9]

ان دونوں سے تمسک کرنے والے ہی اس کے اہل ہوئے، بنا بریں کتاب اللہ اور سنت کے اہل ہی اہل الحدیث ہیں۔ وہی نجات پانے والے ہیں، جو نہ دنیا میں گمراہ ہوں گے، نہ آخرت میں شقی ہوں گے۔ کیوں کہ وہی ان دونوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو کوئی کتاب وسنت کی پیروی کرے وہی ہدایت یافتہ، فلاح پانے والا، کامران اور ناجی ہے۔ ہمارے مذکور کے مطابق یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اہل الحدیث ہی فرقۂ ناجیہ ہیں، اسی طرح اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى () إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾

آپ ﷺ اپنی خواہش سے بات نہیں کہتے، بلکہ وہ تو صرف نازل کردہ وحی ہے۔ (النجم: ۳،۴)

اور فرمایا: ﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾

اور اس پیروی کیجیے جو آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ (الاحزاب: ۲)

اور فرمایا: ﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾

اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کیجیے، کہ وہ آپ کو راہ سے بھٹکا نہ دے۔ (ص: ۲۶)

---

[8] ۔اسے طبرانی نے الأوسط میں (5414) پر اور انہی کے طریق سے ابو نعیم نے الحلیۃ (200/8) پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، مگر انہوں نے آخر میں ((فله أجر سبعين منكم)) کے بدلے ((له أجر شهيد)) کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (418/1) کہا: اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا، جبکہ اس کی سند میں محمد بن صالح العدوی ہے اور مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا۔ جبکہ باقی رجال ثقات ہیں، اور اس کا ایک شاہد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بلفظ ((مائة شهيد)) بھی ہے۔ اسے ابن بشران نے الامالی (700،501) پر روایت کیا ہے۔ اس میں حسن بن قتیبۃ الخزاعی المدائنی ہے، جس کے بارے میں ذہبی رحمہ اللہ نے میزان میں کہا، ہالک، ملاحظہ ہو (الضعيفة: 326)

[9] . یعنی انہیں ہٹا دیا جائے گا وہاں سے، جیسے النہایۃ في غریب الحدیث (172/2) میں ہے، اور اسے مسلم نے (249) پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کا ایک شاہد سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اور فرمایا: ﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ﴾

اوران کے درمیان اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کیجیے، اوران کی خواہشات پر نہ چلیے۔(المائدہ:۴۹)

اور فرمایا: ﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ﴾

اگر حق ان کی خواہشوں پر چلنے لگے، تو زمین وآسمان فساد زدہ ہو جائیں۔(المؤمن:۷۱)

فرمایا: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ () إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ﴾

فرماد یجیے! میں اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں، یہ تو تمام جہاں والوں کے لیے نصیحت ہے۔ (ص:۸۶،۸۷)

اور فرمایا: ﴿قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ () قُلْ إِنِّي عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي﴾

فرماد یجیے! میں تمہاری خواہشات پر چلنے والا نہیں، اگر ایسا ہو تو میں راہ سے ہٹ جاؤں گا، اور نہ ہی میں ہدایت یافتہ رہوں گا، آپ ﷺ کہہ دیجیے! میں تو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر کاربند ہوں۔(الانعام:۵۶،۵۷)

اللہ نے فرمایا: ﴿قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾

آپ ﷺ کہہ دیجیے! میرے لیے روا نہیں کہ میں اپنی طرف سے وحی میں ترمیم کروں، میں تو اپنی طرف کی جانے والی وحی کی ہی اتباع کروں گا، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک عظیم دن کے عذاب کا خوف ہے۔(یونس:۱۵)

اس قبیل کی دیگر آیات جن میں اللہ تعالی نے اپنے رسول کے متعلق خبر دی کہ آپ اپنے طرف کی جانے والی وحی کی پیروی کرتے، اور اپنی طرف سے بہ تکلف کچھ نہیں بناتے اور نہ ہی اپنی خواہش ورائے کی پیچھے چلتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو اسی بات کا حکم دیا اور خواہش کی پیروی کرنے سے منع کیا کہ خواہش رائے کے اور رائے خواہش کے مقابل و مترادف ہے، لہذا جب خواہش کی پیروی سے منع کیا تو درحقیقت رائے کی پیروی سے منع کیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اسی طرح آپ کو وحی کی اقتداء اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا تو در حقیقت آپ ﷺ کو کتاب کی پیروی کا حکم دیا جسے حدیث کہا جاتا ہے اور آپ کو حکم دیا کہ اس کے اہل میں سے ہو جائیں۔

لہذا یہ آپ کو اس بات کا حکم ہوا کہ اہل حدیث میں سے ہو جائیں، اور اس بات سے نہی کی کہ اہل رائے وخواہش میں سے ہوں۔ بنابریں ہمارے مذکور سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی ﷺ نہ صرف یہ کہ اہل حدیث میں سے تھے، بلکہ اہل حدیث کے سردار اور امام تھے اور آپ ﷺ ہی کی پیروی وانقیاد کا حکم دیا گیا۔

پھر اللہ عزوجل نے تمام امت کو آپ ﷺ کی اتباع واطاعت کا حکم دیا، اور فرمایا:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾

اور اللہ کی پیروی کرو اور اس کے رسول کی پیروی کرو۔ (التغابن: ۱۲)

فرمایا: ﴿وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾

اور آپ ﷺ کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (الاعراف: ۱۵۸)

اور فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے امر کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں وہ ڈریں کہ انہیں کوئی بڑی آزمائش یا دردناک عذاب آ لے۔ (النور: ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے (الاحزاب: ۲۱)

لہذا جب اللہ تعالیٰ نے امت کو آپ ﷺ کی پیروی کا حکم دیا، کہ جو آپ ﷺ حکم دیں اس کو اپنالو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ تو در حقیقت یہ اس بات کا حکم ہے وہ اہل حدیث میں سے ہو جائیں، اور انہیں اس کی ممانعت ہے کہ وہ اہل رائے وخواہش میں سے ہوں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

لیکن اگر کوئی الجھنے والا اپنی کمزور عقل اور ناقص فہم کے باعث الجھے کہ اللہ نے فرمایا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ﴾

یقیناً ہم نے حق کے ساتھ آپ کی طرف کتاب نازل کی، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس چیز کے مطابق فیصلہ کریں جس سے اللہ آپ کو شناسا کرے۔ (النساء:۱۰۵)

اور یہ سمجھے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو ﴿بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ﴾ کے باوصف رائے کے ساتھ فیصلہ کا حکم دیا ہے۔

ایسے جاہل کو جان لینا چاہیے کہ اللہ نے آپ ﷺ کے فیصلے کرنے کے اختیار کو مطلق نہیں چھوڑا، کہ آپ اپنی طرف سے خود فیصلہ کریں، بلکہ آپ کو اس کے مطابق فیصلہ کا حکم دیا جس سے وہ آپ ﷺ کو روشناس کرائے، جو اللہ آپ کو دکھائے، وہ اس کی کتاب ہی ہے، جسے اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اور آپ ﷺ کو اس کتاب میں اپنے احکام و فرائض سے روشناس کرایا ہے، پھر وہ کتاب جس کو اللہ نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے، وہی ہے جسے اللہ نے حدیث کے نام سے موسوم کیا ہے، جسے اس کا فرمان ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ﴾ اللہ نے بہترین حدیث نازل کی (الزمر:۲۳) اور اس بابت جو آیات ہم نے ذکر کی ہیں ان کے باوصف اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ "الحدیث" کے مطابق فیصلہ کریں، لہذا اللہ کے فرمان ﴿لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ﴾ (النساء:۱۰۵) کا یہ معنیٰ محقق ہوا کہ وہ کتاب جس کو اللہ تعالیٰ نے حدیث کا نام دیا ہے، اس میں جن معانی سے اللہ آپ کو روشناس کرائے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔ گویا اللہ کے فرمان کا معنی یہ ہوا کہ لوگوں کے درمیان حدیث کے مطابق فیصلہ کریں، کہ وہی ہے جس سے اللہ نے آپ ﷺ کو متعارف کرایا ہے، ور یہ کہ آپ اس کی مخالفت میں رائے اور خواہش کے ساتھ فیصلہ نہ کریں، وگرنہ آپ ظالموں میں شمار ہوں گے، اللہ کے اس فرمان کے ساتھ ﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ اور اگر علم آجانے کے باوجود آپ ﷺ ان کی خواہشوں کی پیروی کریں گے، تو ضرور آپ بھی ظالموں میں شمار ہوں گے (البقرۃ:۱۴۵)

ہمارے مذکورہ بالا بیان پر اگر ہر فرقہ الجھنے اور ہر کوئی یہ زعم رکھے کہ وہ کتاب و سنت سے متمسک ہے اور اس تمسک کی بناپر وہی نجات کا مستحق ہے! ایسا جھگڑالو کوئی بھی ہو اس سے کہا جائے گا:

کیا تیرے ہاں یہ بات متحقق اور یقینی نہیں کہ اگر تو کتاب و سنت سے متمسک نہ ہوا تو تُو نجات کا حق دار نہ ہو گا؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اگر وہ کہے: یقیناً ایسا ہی ہے، بلکہ حتمی ہے!

تو کہا جائے گا: کیا کتاب وسنت سے تمسک ہی نجات کا واحد راستہ نہیں؟

جب وہ کہے ہاں! تو کہا جائے گا: کیا کتاب اللہ ہی وہ حدیث نہیں جسے اللہ نے نازل کیا ہے؟ اور اس پر وہ تمام آیات تلاوت کی جائیں گی جو ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کی ہیں۔

جب وہ کہے: یقیناً

تو کہا جائے گا: کیا پھر سنتِ رسول اللہ ﷺ حدیث نہیں؟ جب وہ کہے: کیوں نہیں!

تو کہا جائے گا: پھر کیا ان دونوں سے تمسک کرنا ہی اس کا اہل ہونا نہیں ہے؟

جب کہے: کیوں نہیں ایسا ہی ہے

کہا جائے گا: پھر کیا نجات کا راستہ اہل الحدیث ہونا نہیں؟

اگر وہ کہے: نہیں۔۔۔!

تو بالفصل اس کلام کا اس پر اعادہ کیا جائے اور اس پر حق واضح کیا جائے یہاں تک کہ وہ طوعاً و کرہاً اس کا اقرار کرلے کیوں کہ اس بات سے کوئی جائے فرار و پناہ نہیں، جب مطالبہ اس پر محقق ہوا،

پھر اگر وہ کہے: یقیناً۔

تو کہا جائے گا کہ یہ واضح ہو گیا کہ ناجی فرقہ وہی ہے جو اہل الحدیث کے نام سے موسوم اور یہ کہ جو اس کا مخالف ہو وہی ہلاکت میں پڑنے والا ہے اور اگر وہ اس گروہ (یعنی اہل الحدیث) میں سے ہے تو وہی "ناجیہ" (نجات پانے والا) ہے۔

پس تُو اس میں سے ہو جا تا کہ اللہ کی رحمت کے ساتھ نجات پا جائے اور اس سے الگ مت ہو کہ اللہ تجھے رسوا کردے اور تُو ہلاک ہو جائے۔ یہ ہے وہ موقف جس کے بیان کا ہم نے ارادہ کیا اور توفیقِ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اللہ تم پر رحم کرے، اس کے بعد یہ جان لو ! مختلف ادیان کے فرقوں کے نام اور بالخصوص اسلامی فرقوں کے نام ان کے افعال و اختیارات سے ہی اخذ کیے گئے ہیں۔

جس طرح شیعہ، انہیں شیعہ اس لیے کہا گیا کہ انہوں نے سیدنا علی علیہ السلام کی ان کے مخالفین کے خلاف جنگ میں طرف ڈالی اور ان سے قتال کیا۔

خوارج کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تحکیم کی بابت خروج کے باعث خوارج کہا گیا۔

معتزلہ کی وجہ تسمیہ حسن بصری رحمہ کی مجالس سے علیحدہ ہونا اور تقدیر کے مسئلہ میں ہوئے اختلاف کے بارے میں اہل حق کی مجالس سے علیحدہ ہونا تھا۔

یہ بھی کہا گیا کہ انہیں معتزلہ اس لیے کہا گیا کہ انہوں نے سیدنا علی و معاویہ علیہما السلام کے معاملہ کو ترک کر دیا لیکن یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا بلکہ پہلی بات ہی قرین صواب ہے۔

پھر اسی طرح جہمیہ کو جہم بن صفوان کی رائے اختیار کرنے اور اس کی پیروی کرنے کے باعث یہ نام دیا گیا۔

ایسے ہی قدریہ کو تقدیر کے مسئلہ میں الجھنے اور مخلوق کے اعمال میں اللہ کی تقدیر کا انکار کرنے کے باعث یہ نام دیا گیا۔

اسی طرح ''اہل الرائے'' اللہ کی کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی آراء سے فیصلے کرنے کے باعث اس نام سے پکارے گئے۔

اسی طرح رافضہ ہیں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی امامت کے انکار کے باعث رافضہ کے نام سے ملقب ہوئے۔

ایسے ہی کرامیہ محمد بن کرام کی پیروی کرنے اور اسکا مذہب اختیار کرنے کے باعث موسوم ہوئے۔ لہذا جب یہ نام فرقوں کے افعال و اختیار سے مشتق ہوئے تو پھر وہ فرقہ جو کسی نام سے ملقب ہے وہ نام اس کے فعل و اختیار پر دالّ ہے، یہ نام ان فرقوں پر تب ہی بولے اور نسبت کیے گئے جب انہوں نے اختیارات و افعال کی بدعت کو ایجاد کیا۔

بعین ہی ''اہل الحدیث'' اس نام سے ملقب ہوئے جب کہ وہ حدیث کو دیگر پر ترجیح دیتے اور اس سے تمسک کرتے ہوئے اس میں مشغول ہو گئے اور اول و آخر حدیث کی مفارقت کو ترک کر دیا۔ پس وہی ہیں حدیث سے تمسک کرنے والے، اللہ کی رسی کو تھامنے والے اور وہی ناجی و ہدایت یافتہ و کامران اور فلاح پانے والے ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

جہاں تک اعتبارِ صحیح کی دلالت کا معاملہ ہے، تو یہ بات کسی دین دار، عقل مند پر مخفی نہیں کہ ہر بادشاہ، امام، رئیس، متغلب اور صاحبِ مذہب عالم کے آثار اس کے شہر، آبائی علاقے، وہ علاقے جہاں وہ قیام پذیر رہا، اور وہ علاقے جو ایسے علاقوں کے قریب ہوں (ماسوا اس کے جو دور ہوں) میں ہی پھیلتے اور قرار پکڑتے ہیں، جیسے بنو امیہ کے آثار شام اور اس کے قریبی علاقوں میں پھیلے، عباسی حکومت کے آثار عراق اور اس کے قرب و جوار میں پھیلے، اور سامانیوں کے آثار و حدود ماوراء النہر اور اس کے ارد گرد تک پھیلے، یہاں تک کہ انہیں ڈھونڈنے والے انہی علاقوں کا قصد کرتے ہیں، اور نہ ہی انہیں طلب کرتے وقت کسی اور علاقے کا رُخ کرتے ہیں، کہ ان کی مراد اور غایت یہیں ہوتی ہے۔

ایسی ہی مذاہب کی حالت ہے، لہٰذا ہر صُوبے، شہر اور مضافاتی علاقے میں اسی امام کا مذہب غالب ہوتا ہے جس کی آراء وغیرہ کی وہاں کے لوگ پیروی کرتے ہیں، جس طرح کہ حجاز اور اس کے قریبی علاقوں میں مالک بن انس رحمہ اللہ کا مذہب غالب ہوا، تہامہ اور مصر اور اس کے قرب و جوار میں شافعی رحمہ اللہ کا مذہب پھیلا، خراسان اور اس کے قرب و جوار میں کوفیوں کا مذہب پھیلا، بسبب اس مذہب کے امام کے ظاہر ہونے کے، عراق اور اس کے قرب میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب غالب ہوا، طُوس اور اس کے گردا گرد محمد بن اسلم اور بلخ اور ترمذ کے جوار میں جہم بن صفوان کا مذہب اور کوفہ اور اسکے جوار میں شیعہ مذہب پھیل گیا۔

بعین ہی اعتبارِ صحیح سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوور اسکے آثار، مذاہب کے طالب ہیں یہ داعیہ پیدا کرتا ہے کہ وہ اُسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولد و منشأ میں، آپ کے مقامِ اقامت و تنفیذ احکام، مقامِ ظہورِ نبوت اور نزولِ وحی، اور مرکزِ شریعت مین تلاش و طلب کرے، حدیث کو انہی مقامات سے طلب کرے اور اس کی طلب میں کہیں اور کا رخ ہر گز نہ کرے، اور وہ مکہ و مدینہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقے ہیں۔ تمام معاملات و تعاملات میں حدیث کے مذہب کا ان دو علاقوں مکہ و مدینہ اور ان کے جوار میں پھیلنا کسی پر مخفی نہیں، یہاں تک کہ ان علاقوں کا ہر بڑا چھوٹا مذہبِ حدیث کے علاوہ سے شناسا نہیں ہے، اور ان علاقوں کے پچھلے لوگ پہلوں سے یہی مذہب وراثت میں حاصل کرتے ہیں، لہٰذا یہی وہ مذہب ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ گامزن تھے۔ اور یہی اہل حدیث مذہب اور اسکے اہل کی راستی پر اعتبارِ صحیح کی دلالت ہے۔

طبیعتیں ایسے شخص سے ناگواری محسوس کرتی ہیں، جو رائے اور خواہش سے براءت کرتا ہے، مگر مذاہب جن القاب سے ملقب ہیں ان سے بریٔ الذمہ نہیں ہوتا، جیسے شیعہ، خوارج، مرجئہ، قدریہ، وغیرہ جیسے تمام مذاہب کے القاب اور نہ ہی ان کے باعث اُسے ملامت و عار کا کچھ بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے، کہ نفوس ان تمام ناموں سے براءت کے وقت سکون پاتے ہیں، حتیٰ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

کہ کوئی اگر حدیث سے براءت کا اظہار کرے تو دل اس کا انکار کرتے ہیں، زبانیں اس پر طعن کرتی ہیں اور ملامت کرنے والے اس کی عیب جوئی کرتے ہیں۔

پس یہ بات سمجھ میں آگئی کہ حدیث کا دین میں وہ مقام ہے اور اسلام مین ایسا مرتبہ ہے، اور سلیم طبیعتوں کے ہاں اس کے وہ منزلت ہے جو دیگر مذاہب کی نہیں۔

لہذا امت کا کوئی بھی فرقہ حدیث سے براءت کا اظہار نہیں کرتا، نہ اس بات کو اپنا مذہب بناتا ہے، بلکہ تمام فرقے ایسے اعتقاد اور رائے رکھنے والے کی تکفیر پر متفق ہیں۔

جب کہ امت میں ایسے فرقے بھی ہیں جو حدیث کے سوا کو باطل قرار دیتے ہیں اور ان مذاہب پر قدغن عائد کرتے ہیں جو حدیث کا خلاف اور بطلان کریں۔ اس بات میں بہت عظیم دلالت ہے کہ حدیث اور اس کے اہل کا مذہب ہی وہ اصل ہے جس سے بے رغبتی وہی کرے گا جس کا نفس سفاہت اور حماقت سے بھر جائے اور وہ دین کے ایسے معاملے میں جہالت کا شکار ہو جس کا جاننا اس کے لیے ضروری تھا۔

ایسے ہی عقلِ سلیم بھی مذہبِ اہل حدیث کی صحت اور دوسرے مذاہب پر اس کی فضیلت کی گواہی دیتی ہے جیسے ہر مذہب والا کسی نہ کسی لقب سے موسوم ہوتا ہے، وہ اپنے نسب کی بناء استوار کرتا ہے تو مذہب اپنی اختراع اور بدعت کا شعار اس پر لگا دیتا ہے، کیوں کہ جب وہ اپنے رخ کو غیر نبی ﷺ کی طرف پھیرتا ہے، جیسے کہ شیعہ، تو ان کا مرجع علی رضی اللہ عنہ کی آراء اور اقوال کی طرف داری ہوتا ہے۔

ایسے ہی خوارج کا مرجع سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج اور تحکیم کے مسئلہ میں ان کی مفارقت ہے۔ یہی حال تمام مذاہب کا ہے کہ ان کی انتہائی حد ان کے ائمہ اور رؤساء ہیں۔ جیسے جہمیہ کا انتہائی مرجع جہم بن صفوان، قدریہ کا معبد الجہنی، اور اس جیسے اور اس طرح دیگر مذاہب کی حالت ہے۔ لہذا اگر اہل حدیث اور دیگر تمام فرقے حدیث کی بابت کچھ بیان کریں تو وہ اس کی نسبت صرف نبی ﷺ ہی کی طرف کریں گے۔ بنابریں حدیث اصلِ معتمد اور قابل اعتماد مذہب ہے (و باللہ التوفیق)۔

اسی طرح نبی ﷺ اور سلف صالحین سے وارد آثار بھی اسی مذہب کی صحت پر ناطق ہیں، کیوں کہ حدیث کے ساتھ تحقیق کا شناور دین دار اگر اخبار و احادیث کا تتبع کرے تو اسے نبی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے ایسی احادیث اور آثار ملیں گے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

جو ان تمام مذاہب کی عیب جوئی کرتے ہیں، اور ان کے اہل کو گمراہ قرار دیتے ہیں جیسے وہ خبر جو قدریہ اور مرجئہ کے بارے میں نبی ﷺ سے مروی ہے:

((لعنت القدرية والمرجئة على لسان سبعين نبياً))

قدریہ اور مرجئہ پر ستر انبیاء علیہم السلام کی زبان سے لعنت کی گئی۔[10]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: **((صنفان من أمتي لا تنالهم شفاعتي وليس لهم في الإسلام نصيب: القدرية والمرجئة))**

وہ دو قسم کے لوگ میری امت میں ایسے ہیں کہ انہیں میری شفاعت حاصل نہ ہوگی، اور نہ اسلام میں ان کا کچھ حصہ ہے، وہ القدریہ، اور المرجئہ۔[11]

اسی طرح یہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **((القدرية مجوس هذه الأمة والمرجئة يهودها))**

قدریہ اس امت کے مجوسی اور مرجئہ اس کے یہودی ہیں۔[12]

---

[10]. ابن ابی عاصم نے اسے السنة (325،952) میں روایت کیا ہے، اسی طرح طبرانی الکبیر میں (117/2) مسند الشامیین (400) بیھقي نے الاعتقاد (ص: 237) اور القضاء والقدر میں (427) پر بطریق بقیة عن ابی العلاء الدمشقی عن محمد بن جعدة عن یزید بن حسین عن معاذ بن جبل مرفوعا روایت کیا ہے۔ ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (416/7) میں کہا: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس میں بقیہ بن ولید ہے وہ لین ہے۔ اور یزید بن حسین کو میں نہیں جانتا، اسی طرح البانی رحمہ اللہ (ظلال الجنة) میں اسے ضعیف کہا، اور اس حدیث کے متعدد صحابہ سے شواہد ہیں، جن میں ابن عمر، علی، و ب ہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ مگر سبھی طرق ضعیف یا حد درجہ ضعیف ہیں۔ جو سارے مل کر بھی درجۂ صحت کو نہیں پہنچتے۔ ملاحظہ ہو (الضعیفة: 3785،5581)

[11]. مصنف نے دو حدیثوں کی عبارت جمع کر دی ہے، پہلی طرف ((صنفان من أمتي لا تنالهم شفاعتي القدرية والمرجئة)) ہے، جیسے ابونعیم الحلیة میں (254/9) پر ابن بطة نے الإبانة (1523،1220) پر روایت کیا اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے الصحیح الجامع (3496) میں ضعیف کہا ہے۔ اسی طرح یہ جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور مگر پایہ ثبوت ہو نہیں پہنچتی۔

جبکہ دوسری طرف یعنی ((صنفان من أمتي ليس لهما في الإسلام نصيب: القدرية والمرجئة)) اسے ترمذی نے (2149) ابن ماجہ نے (62) پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، جب کہ اس سکی سند ضعیف ہے، اس میں علی بن نزار ہے جس کی بابت ذہبی رحمہ اللہ نے المیزان (پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، جب کہ اس سکی سند ضعیف ہے، اس میں علی بن نزار ہے جس کی بابت ذہبی رحمہ اللہ نے المیزان (159/3) میں کہا: اس حدیث کے ساتھ مشہور ہوا، ابن عدی نے کہا: یہ وہ حدیث ہے جس سے علی بن نزار اور اس کے والد پر انکار کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التقریب میں ضعیف کہا۔ ترمذی نے اسے ایک دوسری سند سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے، اس میں سلام بن ابی عمرہ ہیں، اور وہ ضعیف ہیں، جیسا کہ التقریب میں ہے۔ اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ ضعیف السنن میں ضعیف کہا اور اس باب میں جابر، ابن عمر اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

ایسے ہی بدعتیوں اور ان پر لعنت کرنے کی بابت مروی ہے۔[13]

اسی طرح رافضہ سے قتال کرنے والے اور انہیں اسلام سے نکالنے کے بارے میں مروی ہے۔[14]

اسی طرح خوارج اور ان کے دین سے خروج کی بابت مروی ہے۔[15]

ایسے ہی وہ جو کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبان سے ہے، ان کے بارے مروی ہے۔[16]

احادیث رسول ﷺ میں، نہ ہی صحابہ وتابعین کے اخبار میں ہمیں کوئی روایت ملتی ہے جس میں حدیث یا اہل حدیث کی عیب گیری وارد ہو، احادیث میں احادیث وسنن اور اس سے تمسک کرنے والوں کی مدح وستائش اور اس سے تمسک کرنے کا امر اور اس سے مفارقت اختیار کرنے سے نہی وارد ہے، لہذا جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، اور جو ہم نے طوالت کے خوف سے ترک کیا ہے وہ سب مذہب اہل حدیث کی صحت پر دنیا میں گمراہی سے ان کی نجات اور آخرت میں شقاوت سے ان کی حفاظت پر دال ہے۔

---

[12]۔اس کا پہلا حصہ ابوداود نے (4791) پر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور بقیہ یوں ہے: ((إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم)) شیخ البانی رحمہ اللہ نے ظلال الجنۃ میں (338) پر اسے حسن قرار دیا ہے۔

دوسرا حصہ مجھے نہیں مل سکا، اور اسے عبداللہ بن أحمد نے السنۃ (723) میں روایت کیا ہے اور لالکائی نے اصول الاعتقاد (18/9) ابن شاہین نے الکتاب اللطیف (12) پر سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے موقوفا روایت کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں ((المرجئة يهود القبلة)) لیکن اس میں مغیرہ بن عقبہ بن نحاس ہے، بخاری رحمہ اللہ نے اس پر سکوت کیا ہے، تاریخ الکبیر (1385)۔ اور اس کو مغیرہ بن عیینہ بن عابس قرار دیا ہے، لیکن ابن ابی حاتم نے فی بیان خطا البخاری (532) پر بخاری کا تعاقب کرتے ہوئے کہا: بلکہ وہ النحاس ہے، میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ مغیرہ بن عقبہ بن نحاس ہے اور عابس نہیں۔ اور ابن حبان نے اسے الثقات میں (10957) پر ذکر کیا ہے۔

[13]۔یہ اس روایت کی طرف اشارہ ہے جسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرفوعا روایت کیا ہے ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ)) اسے بخاری (1870) اور مسلم (1370) نے روایت کیا اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس کا ایک شاہد بھی مروی ہے۔

[14]۔عبد بن حمید نے (698) پر ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا، ((يكون في آخر الزمان قوم ينبزون الرافضة، يرفضون الإسلام ويلفظونه، اقتلوهم فإنهم مشركون)) اس کی سند ضعیف ہے اور اس میں عمران بن زید الثعلبی ہے، حافظ ابن حجر التقریب میں کہتے ہیں "لین" اور اس کا شیخ حجاج بن تمیم الجزری ضعیف ہے۔

[15]۔یہ متعدد صحابہ سے مرفوعا روی ہے، جن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ)) اسے بخاری (3611) اور مسلم (1066) نے روایت کیا ہے۔

[16]۔اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے ((الإیمان معرفۃ بالقلب، وقول باللسان، وعمل بالأرکان)) اور یہ حدیث موضوع ہے، جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا (الضعيفة: 2371)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

اللہ کی طرف ہم لجاجت سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسی مذہب پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسے پر اٹھائے، بے شک یہ سب اس کی دین پر موقوف ہے۔

جو کچھ لوگوں کی موجودگی میں اس مجلس میں ہم نے ذکر کیا اور جو کلام اس بابت کیا گیا وہ اللہ کے فضل اور احسان سے اس فن میں کافی ہے۔انتہی الرسالہ بحمد اللہ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

مخطوط

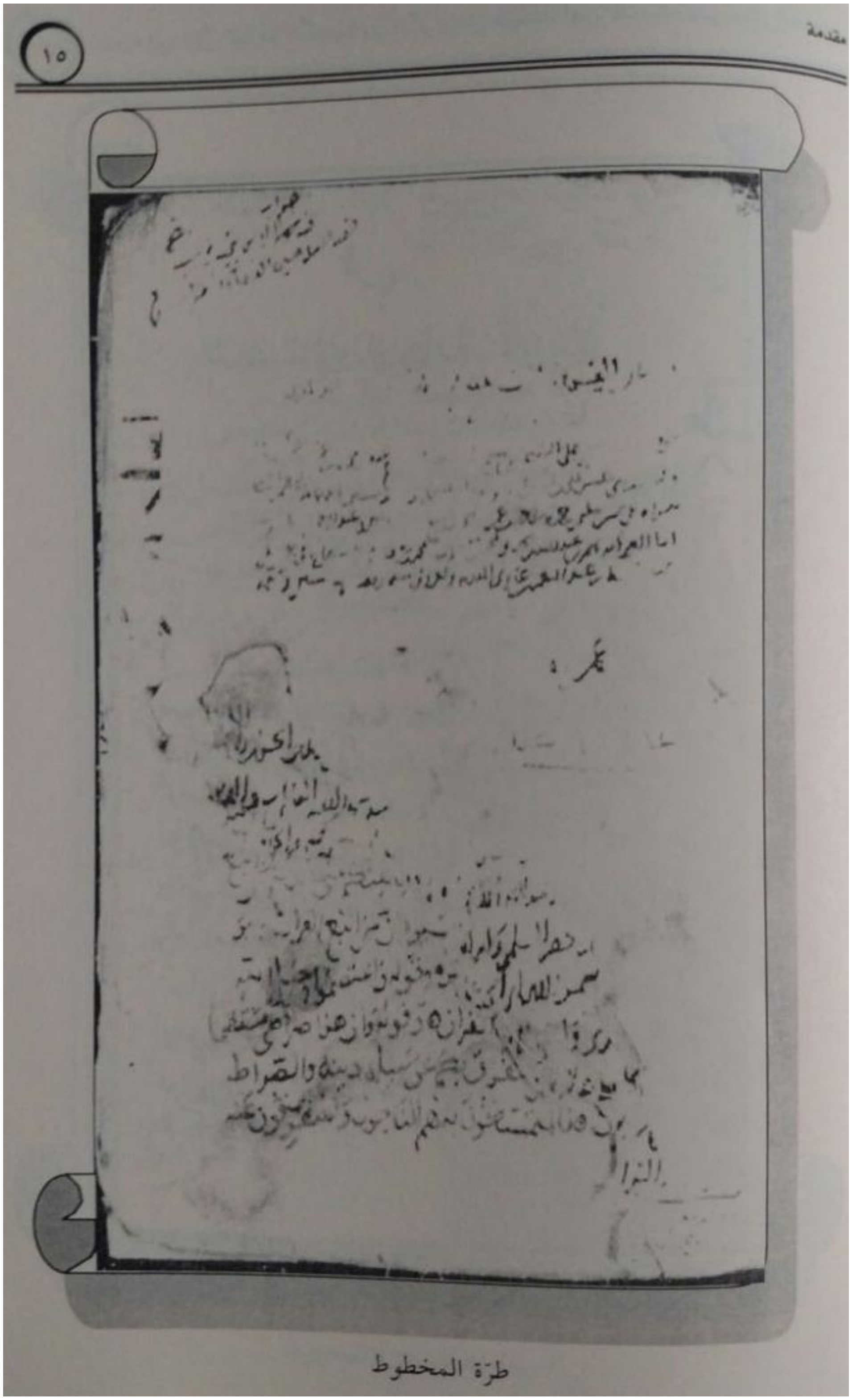
مقدمة
١٥

طرة المخطوط

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

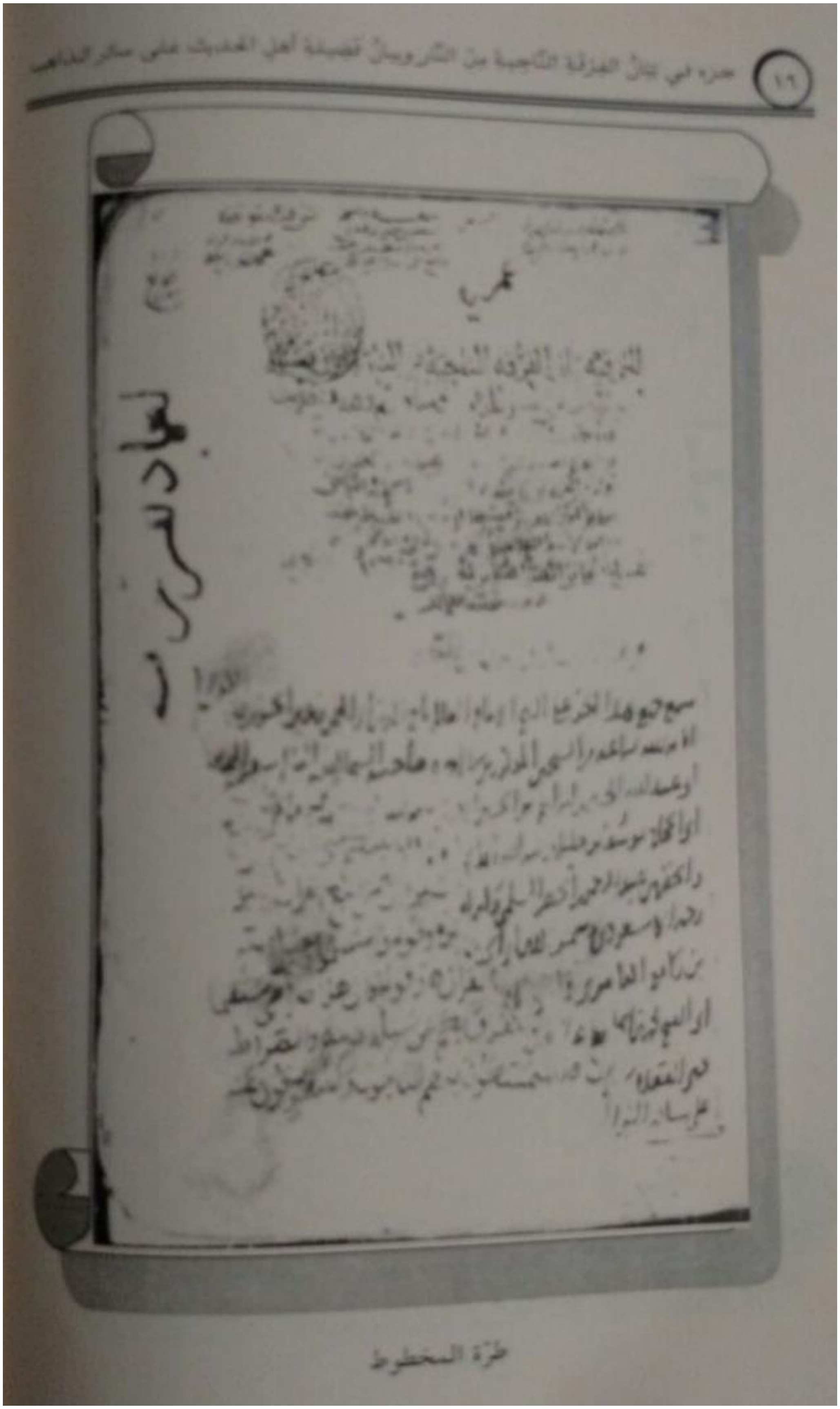

١٦ جزء في بيان الفرقة الناجية من النار وبيان فضيلة أهل الحديث على سائر الناس

طرة المخطوط

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

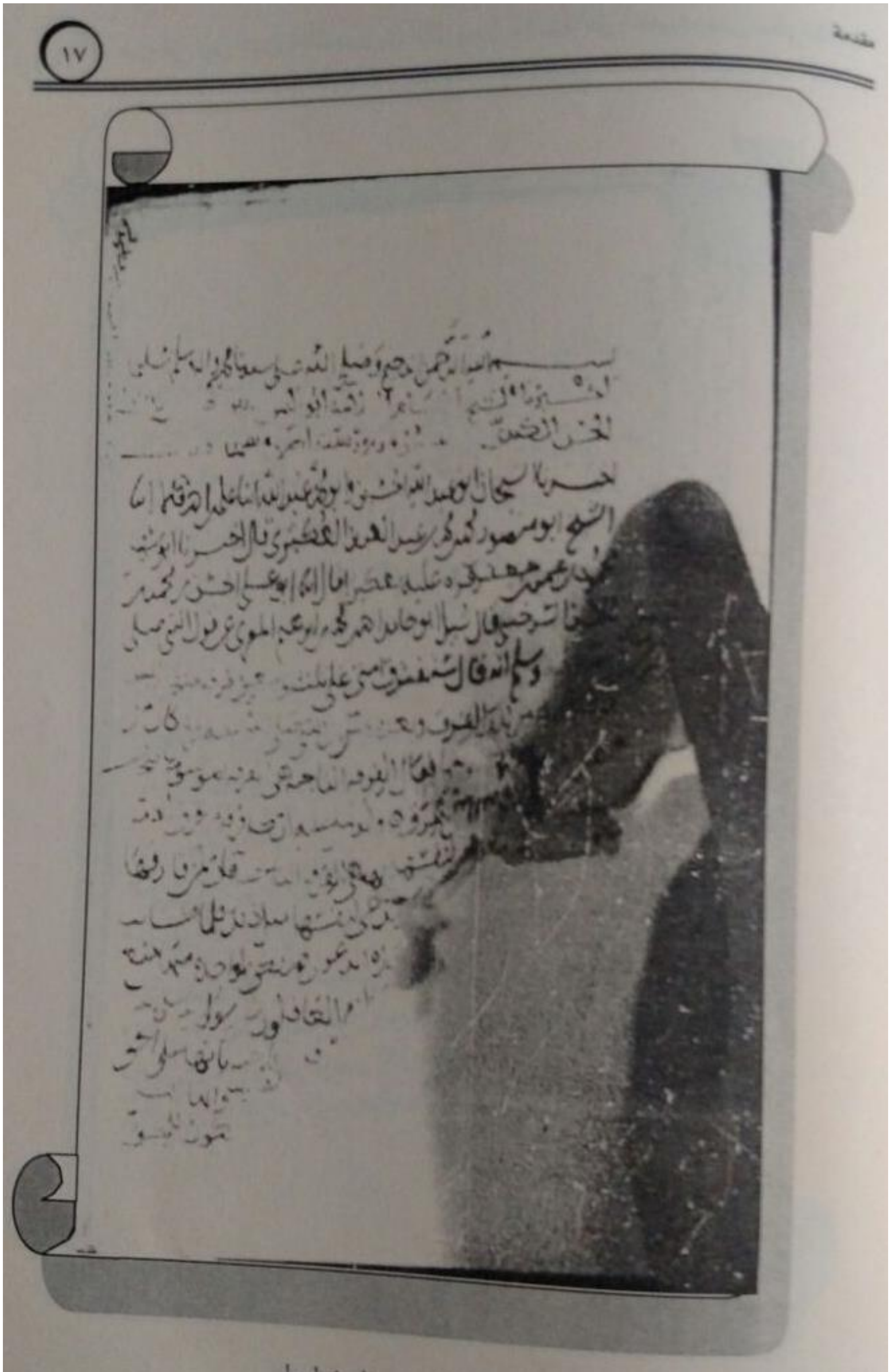

الورقة الأولى من المخطوط

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

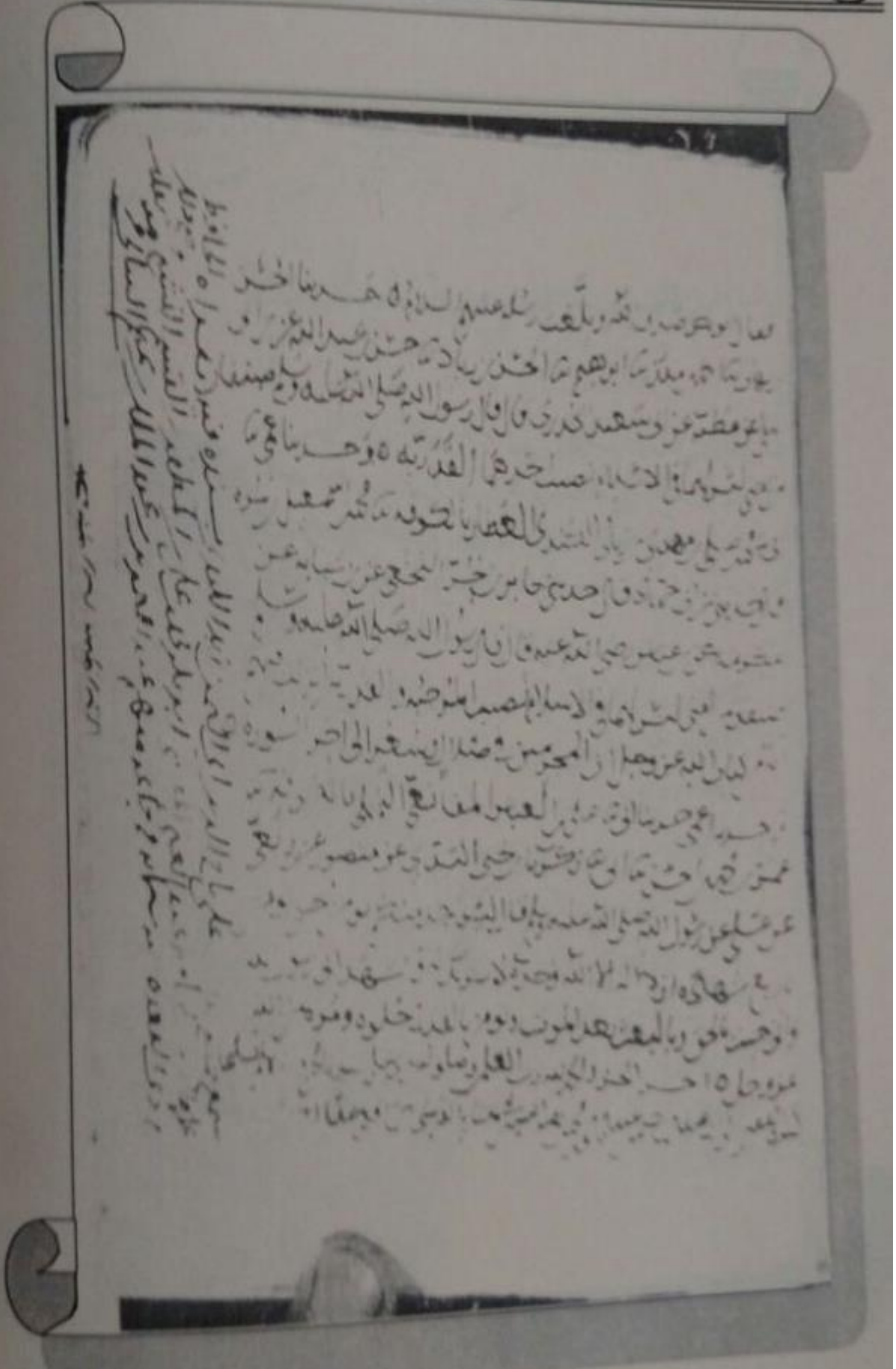

الورقة الأخيرة من المخطوط

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

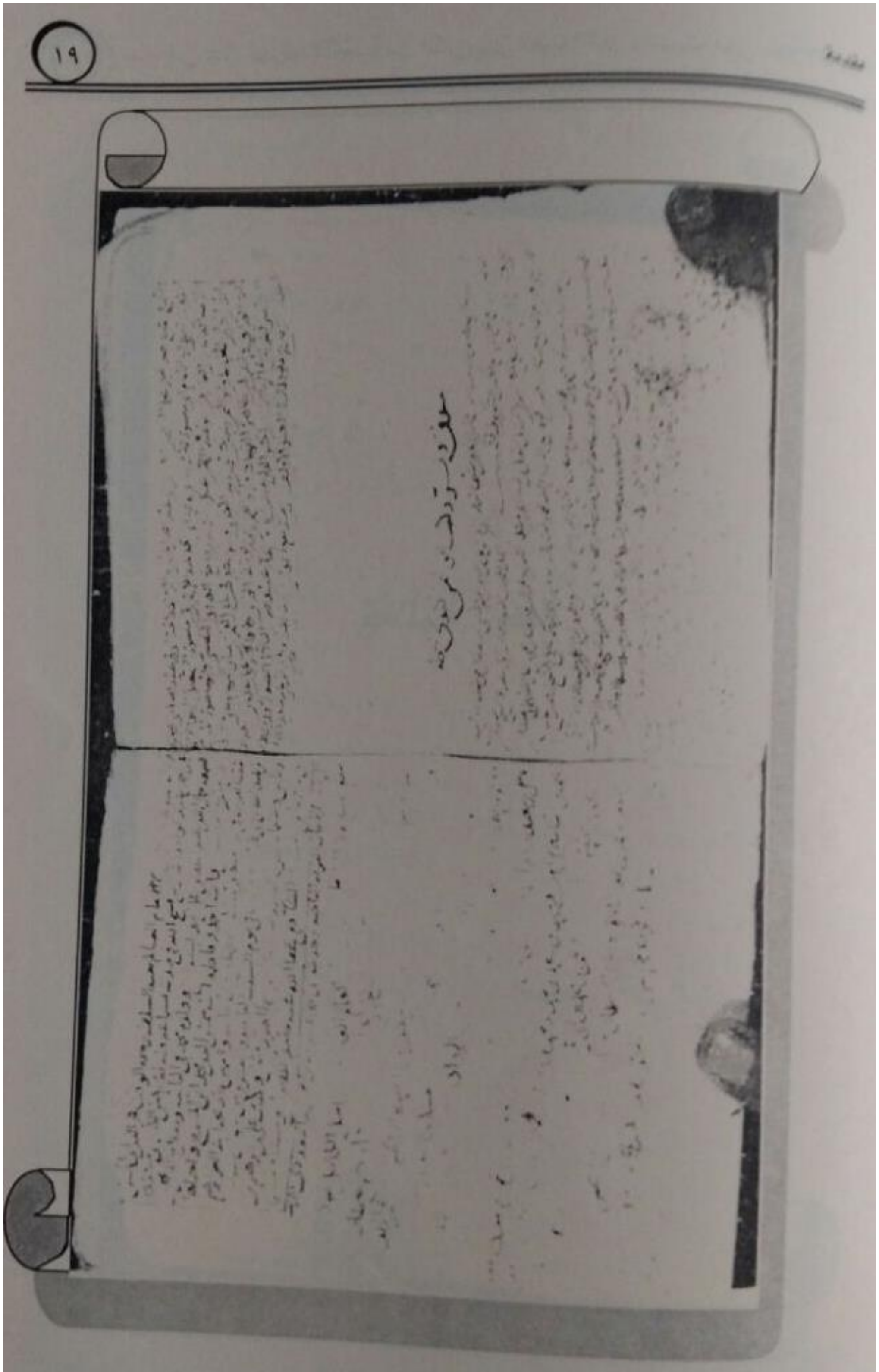

السماعات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com

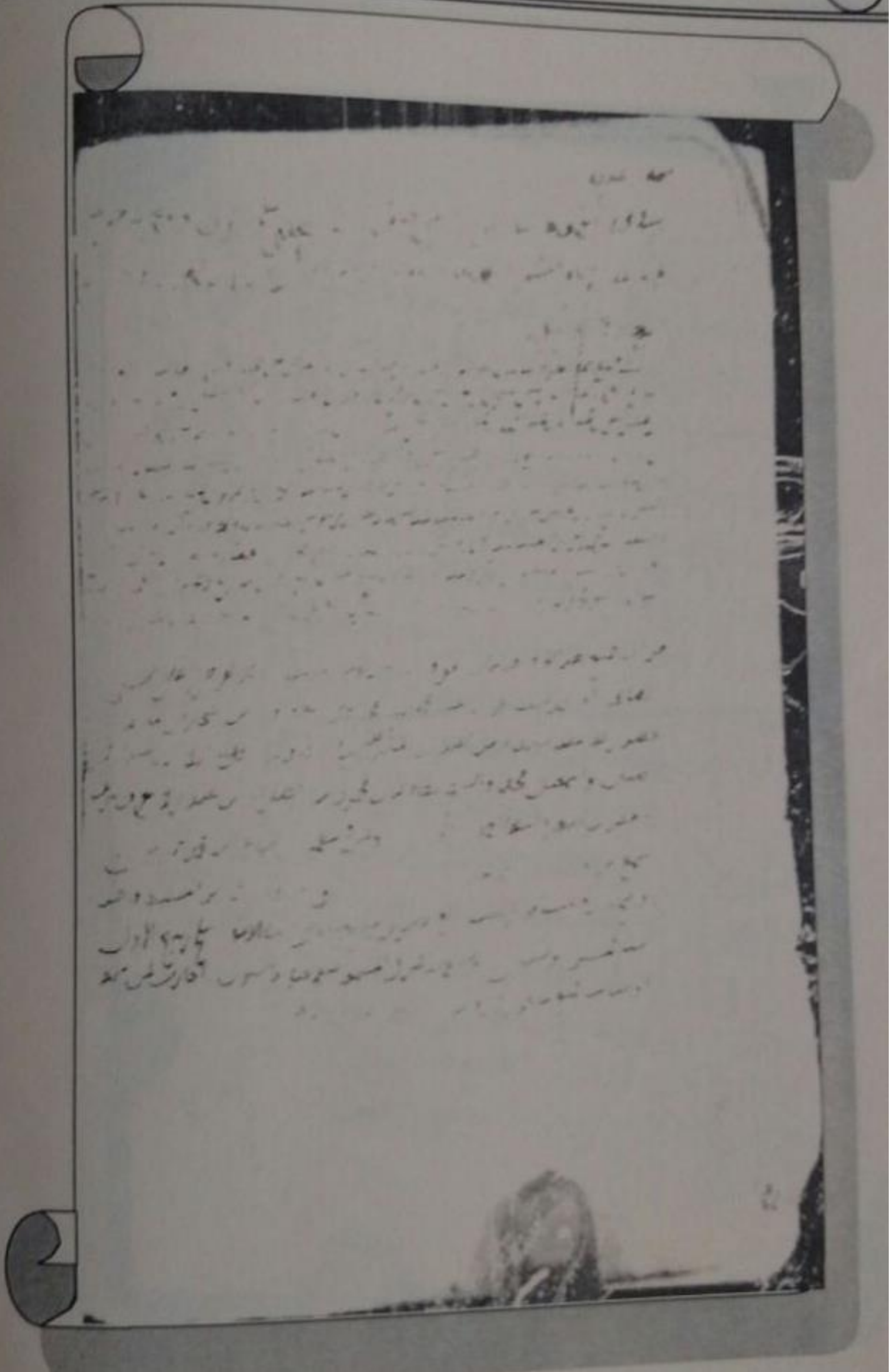

آخر الورقة من السماعات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi, www.ircpk.com